منشورِ محمدی

منشور رسولان ہو محتاج بخانم ۔ باخاتم دہرانده منشور محمدؐ ۔ توریت بلا توریہ انجیل بتجیل ۔ گویان صفت دیرت مبرد محمدؐ

منشور محمدی کا فرمان | جاری رہیگا تا ختم دوران | شایع رہی بازار تزئین | آمین امین الہی آمین

نمبر ۱۱ | مطبوعہ ۵ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۲ ہجری | جلد ۱۴

مثنوی

چکیدۂ قلم صداقت جناب منشی سید عبدالحی صاحب سبزواری دام مجدہم

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو	سبحانک لا شریک یا ہو
تجھ کو نہین زن ہے اور نہ فرزند	ما بناپ نہین تجھے خداوند
عابد ہین تمام تو ہے معبود	ساجد ہین تمام تو ہی مسجود
تسبیح مین تیری ہی ہر اک شی	ہر دل مین تری جگہ نہان ہے
احسان ترا ہی کیا فراوان	منت کو ترے نہین ہے پایان
اللہ رحمان رحیم ہی تو	حادث سب اور قدیم ہی تو
جب مہر کی تیری اک نظر ہو	نار نمرود سرد تر ہو
قہاری پہ اپنے جب تو آوے	پانی سے آگ مین لگا دے
تیری رحمت جو جوش پر آوے	ابر رحمت خروش پر آوے
جب فضل ہوا جہانپہ تیرا	محبوب کو اپنے تو نے بھیجا
وہ کون ہے باعث دو عالم	سردار جہان شفیع اکرم
سرچشمۂ رحمت الٰہی	خورشید چرخ رہنمائی
محبوب خدا خدا کی رحمت	زینت دہ مسند نبوت
مقبول جناب رب داور	بے سایہ تنہا جسکا جسم اطہر

سرور انبیا محمد	سردار اصفیا محمد
اللہ کا ہو سلام اوسپر	اس کے اصحاب پر مقرر
بعد اس کے اے ناظرین منشور	اے پاک دلان بذل معمور
سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا	دین حق کا ہے اس سے چرچا
منشور محمدی یہی ہی	تو قیع سرمدی یہی ہی
بیدینون کو اس سے ہے ہدایت	دینداردن کو ہی فروغ ملت
اسپر گذرا ہے تیرہوان سال	ہی چودہوان سال اسکو فی الحال
رکھتا ہے یہ رخ نگارین	شرمندہ ہے جس سے ماہ پروین
صورت پر اوس سے یہ جوانی	دیتی ہے لطف زندگانی
ہر ایک ورق ہی کاغذ زر	کیا کاغذ زر کہ ماہ انور
ہر سطر مین اسکے نور دین ہے	جو نقطہ ہے نکتۂ یقین ہے
حرفون مین بہری ہے کتابی	ہے چشم پری کی روشنائی
ایسا اخبار صدق آثار ۔	ہے تم سے شیوع کا طلبگار
چمکاتا ہے یہ جمال اپنا	ہر عشرے مین کمال اپنا
ہے پانچ دیہ قیمت سال	کیا چیز ہے اسکے روبرو مال
امید ہے صاحبان ہمت	قیمت دیوین گے حسب طاقت

ہی دل تے دعاے سبزداری
حق اسکو رکھے ہمیشہ جاری

مضمون

مکرم بندہ جناب منشی محمد شریف صاحب دام عنایتکم.

بعد سلام مسنون کے عرض ہے کہ مضمون مندرجہ ذیل آپ کی خدمت مین روانہ کرتا ہون اپنی اخبار صدا قت آثار مین درج فرماکر مرہون منت کیجئے وھو ہذا۔

مجھسے جب پادری ڈن صاحب سے گفتگو ہوی ہے جسکا ذکر مین پہلے کرچکا ہون اوسوقت این ای وائفورڈ صاحب ہیڈ ماسٹر جرنیل گنج مشن اسکول کا پیشور موجود تہے پادریصاحب نے مجھہ سے یہ بات کہی تہی کہ تمہارے اعتراض کا جواب مشکل ہے تم لکہہ کر ماسٹر صاحب مذکور کو دیدو ہمارے پاس پہونچ جائیگا ہم اسے سرکیولیٹ یعنے جواب کے لئے دوسری پادریون کے پاس بہیجینگے۔ ماسٹر صاحب نے اس سوال کے طلب مین مجھے ایک خط لکہا جسمین چند سوالات بہی تہے مین اپنا اعتراض لکہہ کر علحدہ بہیج چکا تہا۔ لہذا مینے ان کے خط کا جواب بہی لکہہ کر انہین بہیجا اور جواب طلب کیا مگر اوسوقت تک میرے باتون کا جواب انہون نے نہین دیا۔ اور باوجودیکہ پہلے اونہون نے بہت مستعدی ظاہر کی تہی مگر پہر ایسے خاموش ہوے کہ گویا شہر خاموشان مین سو رہے ان کا خط اور اپنا جواب بجنسہ نقل کرتا ہون۔ خاکسار چودہری مولی بخش۔

نقل خط وائفورڈ صاحب ہیڈ ماسٹر

آج صبح اس جہان مین آشکارا ہوگیا
روشنی کا آپ کی دل مین اشارا ہوگیا
راہ غلطی چہوڑدے اور لیجئے یہ راہ راست
پس اسی باعث سے جنت کا سہارا ہوگیا
کی صفت اوسکے نبوت کی شروع جوابنے
یاد رکہئے دہ گنا ہون کے لئے کامل کفارا ہوگیا
مدح اوسکی کرنہین سکتا فقیر .....
بند کرتے کرتے دل میرا دوپارا ہوگیا

جناب چودہری مولا بخش صاحب سلامت.

بعد شوق ملاقات کی واضح ہو کہ آپ نے اپنے سوالات نسبت کفارہ یعنے قربانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عطا فرمائی تاکہ یہ آپ کی حالت زلزلہ رفع ہوجاوے اور بدرجہ یقین آپ کی دل مین مستقیم و مستقل ہو ایسا کہ آپ صراط المستقیم پر قایم ہوجاوین اور آخر کار فیما بین تخالیف بہشت جائینگے کہ صورت تخالیف مین تفریق و تمیز کرسکین اور مجاذی کو حقیقی کی طرف قدم مارسکین۔

پس تخمیناً ڈیڑہ سو فرقہ اسلامیہ مذکورہ مین سے کونسا طریق فرقہاے مذکور منظور نظر ٹہہرایا ہے اور اتنا بہی اظہار فرمائے کہ صحایف مرسولہ ایزدی مثل توراۃ و زبور و صحایف انبیا و اناجیل وغیرہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یعنے روح اللہ کے سلسلہ صفات کو کہان تک تسلیم کرتے ہین اور کہان سے کہان تک کی منکر ہین۔

اور آپ کا بموجب طریق اس آیت کی۔ لا تتحرک ذرتا الا باذن اللہ۔ یعنے کل امور احسن بہ نسبت خداوند

بذات انسان کو آپ کیسا سمجھتے ہین۔

اور مہربانی فرماکے تفسیر اس آیۃ کی کہ لولاک لما خلقت الافلاک تحریر فرمائی اور یہ بھی ارقام کیجئے کہ یہ آیۃ کسوقت مین نازل ہوی تہی اور پھر منسوخ تو نہی تک نہین ہوی۔

اور یہ بھی ملتمس خدمت ہون کہ حقیقی مذہب یعنے حقیقی راہ نجات وحقیقی رسالت یعنے نبوت وغیرہ اور حقیقی جنت کے جوہر دن کی مختصر تفسیر وتعریف کیا ہے بیان فرمائے۔

وعلاوہ ازین کہ خدائے پاک نے آدم وحوہ کو کس حالت مین پیدا کیا تہا اور کس حالت مین ان کو فنا کیا اور معاذ اللہ کیا خدائے پاک کو اتنی قدرت نہی کہ ان کو گناہ سے محفوظ رکہے اگر نہی تو کیا وجہ کہ نہ رکہا۔

اور صفات ذات جلیل خدائے قادر کی بہی تحریر کیجئے۔

اور امید یہ ہے کہ اگر کوئی الفاظ مین سہوا غلطی یا سخت کلامی سرزد ہوی ہو اور شاید آپ کو اس سے صورت ملال ہو معاف کیجئے گا کیونکہ یہ بات منظور طبع احقر نہین ہے۔ کہ مابین مین کسی نوع کی رنجش پیش آوے۔

بلکہ مین اسبات کا خواہان ہون کہ مستدام مابین مین صلح وخوشنودی جیسے کہ شرفا مین ہوتی آئی ہے باقی رہے اور مترصد یہ ہے کہ آپ تحریری مباحثہ کو جو زبانی گفتگو سے بقول اپنے پسند کرتے ہین جاری

کرین وزہی خوشوقتی ہنگام ہے کہ فیمابین مین اسسبب سے تو وجہ ملاقات جاری وحاصل ہوی کہ جس سے مجہ کو بدرجہ کمال شادمانی حاصل ہوی فقط۔

زیادہ سلام وشوق۔

راقم بندہ این ری وائٹفورڈ
ہیڈ ماسٹر جرنیل گنج اسکول کانپور
تحریر تاریخ ۱۳ می ۱۸۸۴ء
دستخط انگریزی۔

وائٹفورڈ صاحب ہیڈ ماسٹر نیٹو کرسچین سے خط کا جواب

دیکھہ لوگے جو ریا دل سے تعصب کو نکال
دین ودنیا مین نہین دین محمد سے مثال
گر کہرے ہو تو چلے آؤ اب اس ملت مین
جنتی ہونے کے خاطر یہ بنی ہے تکسال
جو سلیمان کے نہ یوسف کے نہ عیسی کے تہا پاس
یا ان مہیا ہے وہ مال اور وہ جمال اور وہ کمال
جبکہ انجیل سے حضرت کی بشارت ہی عیان
راست ہے راست کہ وہ مذہب ماضی ہی یہ حال
قائل اسلام کے ہونے لگے لندن کے رئیس
مرحبا دین نبی شکر خدائے متعال
یورپی منکر کفارہ وتثلیث ہوے
الدر وحضرت پولوس کے مذہب کے زوال
ہند کے کالے تو البتہ ہین کچہ عیسائی۔
یا خدا ان کی سیاہی کو بہی دے دھوڈال
یا خدا ان کو بہی معقول پسندی ہو عطا

یا خدا ان کو تعصب سے جہالت سے نکال
دین احمد سے رہ راست پہ لاکر انہین ڈال

ان سے ماسٹر صاحب کی نظم کی غلطیان منکشف ہوتی ہین۔

قولہ آج عیسی اس جہان مین آشکارا ہوگیا
روشنی کا آپ سے دلمین اشارا ہوگیا

اقول اس سے پہلے کس جہان مین اور کیون مخفی تہا جو
آج عیسی اس جہان مین آشکارا ہوگیا
گذرے ہوا نیس سو جس کو برس اوسکو کہو
آج عیسی اس جہان مین آشکارا ہوگیا

قولہ راہ غلطی چہوڑئے اور لیجئے یہ راہ راست
بس اسی باعث سے جنت کا سہارا ہوگیا

اقول لفظ غلطی ہے غلط صحت سے ہے بالفتحتین
اس سبب سے شعر ناموزون تمہارا ہوگیا
خود غلط انشا غلط املا غلط سے قول سے
دفتر صحت تمہارا پارا پارا ہوگیا

قولہ کی صفت اوسکے نبوت کی شروع جو آپنے
یاد رکہئے وہ گناہون کے لئے کامل کفارا ہوگیا

اقول ہے شروع اسمین غلط صوت سے ہے لفظ شروع
عین کی تمنے خطا یہ آشکارا ہوگیا
دوسرا مصرع تو بڑکر ہوگیا بحر طویل
بلکہ یون کہئے کہ وہ گنگا کا دھارا ہوگیا
چونکہ کفارہ کا ہونا ہی غلط تہا اس لئے
لفظ کفارہ غلط ہوکر کفارا ہوگیا

قولہ مدح اوسکی کر نہین سکتا فقیر
بند کرتے کرتے دل میرا دو پارہ ہوگیا

اقول واہ واہ سبحان تیری قدرت اے کیا بات ہے
ڈیڑہ مصرع لکہدیا اور شعر سارا ہوگیا
عنایت فرمائے بندہ جناب این انی و انفور و فقہ
ہیڈ ماسٹر سلامت۔

بعد شوق ملاقات سے واضح ہو کہ آپکا عنایت نامہ
مورخہ ۱۳ مئی ۱۸۸۴ء پہونچا آپ کے نامہ آنے سے
پیشتر مینے منشی محمد اکبر صاحب کے ہاتہ اپنا اعتراض
لکہہ کر آپ کے پاس بہیجدیا تہا آپ نے جو علاوہ
طلب سوال کے کیچہ اور استفسارات کئے ہین
ان سے دو باتین معلوم ہوئین اول یہ کہ آپ
کو مناظرہ کا شوق ہے۔ مگر اب تک آپ کو کسی
ذیفہم مسلمان سے مناظرہ کا اتفاق نہین ہوا ہے اور
نہ آپنے ہماری یہان کے کتابون کا ملاحظہ کیا ہے
مین نہایت خیر خواہی سے کہتا ہون اور واقعی
امر بیان کرتا ہون کہ آپ طرفین کے علم سے واقفیت
نہین رکہتے نہ آپ کو ہمارے دینیات کے کتابون
سے خبر ہے۔ نہ بائبل کے مضامین پر اطلاع ہے۔
چنانچہ آپ کی تحریر سے ہر ذیعلم میرے دعوے
کی تصدیق کر سکتا ہے آپ کا طرز تحریر آپ کی
عبارت آپ کی شاعری آپ کے مضامین باواز
بلند پکار رہے ہین کہ آپ صرف علوم مذہبی سے
ہی ناواقف نہین ہین بلکہ علم انشا اور ادب
سے بہی کوسون دور ہین آپ میری اس تحریر

نادانش نہ ہو جیسکے مین وہ شائستہ ہو۔ پر آپ کو اطلاع دیتا
ہون شاید اس بحث سے چھیڑنے سے آپ کا یہ مقصد
ہوگا کہ مین نے جو سوال ریورنڈ ون صاحب سے کیا ہی
وہ گاونخورد ہو جاوے اور لاطائل بحث چھڑ جاوے
ورنہ اسکی کوئی وجہ نہ تہی کہ بغیر میرے سوال کے
جواب دئے آپ کسی اور سوال کو پیش کرتے
کیونکہ واب مناظرہ اسی بات کا مقتضی ہے کہ پہلے
جو بات پیش کی گئی ہے وہ جب تک طے نہ ہووے
اوسوقت تک دوسری بات کا پیش کرنا خلط
مبحث کرنا ہے۔ اس بنا پر مجھ کو آپ کی تحریر سے
جواب مین اسی قدر لکھدینا کافی ہو سکتا ہے۔
کہ آپ اپنے سوالون کو اسوقت پیش کیجئے گا جب
آپ یا پادری ون صاحب میری سوال کے جواب
سے فارغ ہو لین۔ آپ اس امر کو خوب جانتے ہین
کہ اس مسئلہ مین (جس کو مین آپ سے پاس لکھہ کر
بھیج چکا ہون) دو روز پادری ون صاحب
سے گفتگو رہی اور اسوقت آپ ہی موجود رہتے
بلکہ آپ نے پہلے روز پادری ون صاحب سے
وعدہ کیا تہا کہ مین کوشش کرکے ہفتہ آیندہ مین
جواب دونگا۔ چنانچہ بعد گذرنے ہفتہ کے پھر
اس مین گفتگو کی نوبت آئی پادری صاحب نے
آپ سے پوچھا کہ تمنے اسکے جواب مین کوشش کی
اوسوقت آپ نے انکار کیا اور آیندہ کوشش
کرنے کا پھر وعدہ کیا اسپر پادری صاحب نے آپسے
کہا کہ تم ہرگز اسکا جواب نہین دے سکتے اور کہے

مرتبہ پادری صاحب نے اپنی زبان سے فرمایا کہ یہ مسئلہ
نہایت مشکل ہے لہذا اس سوال کو اور جگہ سے پادریون
کے پاس بہیجا جاوے۔ اب مقام تعجب ہے کہ باین ہمہ
آپ اپنی تحریر مین میری حالت کو زلزلہ کی حالت
قرار دیتے ہین ذرا انصاف کیجئے کہ لاجواب تو آپ
ہون اور زلزلہ مجھسے ہو یہ عجب بات ہے کہ اور
آپ جو مجھے راہ مستقیم پر قایم کیا چاہتے ہین۔ کیا
آپنے راہ مستقیم اوسی کو قرار دی رکہا ہے۔
جس مین بڑے بڑے پادری ذیعلم آن کر حیران
رہجاتے ہین اور اونہین کہین راہ نہین ملتی کہ کدہر
جائین کیا اوس خدائے یکتا و بے ہمتا کے دو سہیم و
شریک قرار دینا اور تین کو ایک ایک کو تین کہنا
راہ مستقیم ہے کیا مید ہی راہ یہی ہے کہ اوس خدائے
قدوس و توانا کو یہ اعتقاد کرنا کہ وہ شکم مین بطور
معہود رہا اور پہر دنیا مین آکر ذلیل و خوار ہوا
اور بغیر ذلت اٹہائے اپنے مخلوق کو نجات نہ دے
سکا کون عاقل اسکو راہ راست کہہ سکتا ہے۔
افسوس ان کے حال پر کہ جو ایسی خوفناک اور
تیرہی راہ کو مستقیم کہتے ہین اور تخالیف بہشت
کا جو آپ نے گول گول ذکر کیا ہے اسکا جواب آپکو
اوسوقت دینگے جب آپ اونکی تفصیل کرینگے۔
مگر اسقدر کہتا ہون کہ آپ سے ذہن مین جو صورت
تخالیف کی متشکل ہوی ہے وہ محض غلط ہے جب
آپ تخالیف بیان کرین گے تو ہم مثل آفتاب نیم روز
کے صورت انکی آپ کو دکہا دینگے پھر آپ میرا

طریق دریافت کرتے ہین اور لکھتے ہین پس تخمیناً دیڑھ سو فرقہ اسلامیہ مذکورہ مین سے کونسا طریق نرالا ہے مذکور منظور نظر ٹہرایا ہے انتہی - یہان پر بطور مشتے نمونہ از خروارے اپکی انشا پردازی بہی ظاہر کرنا مناسب سمجہتا ہون - ہر ذی علم شخص جانتا ہے کہ پس کا لفظ مضمون ماتقدم کے تفریع پر آتا ہے آپ نے جو یہان پس کا لفظ استعمال کیا ہے اس سے قبل کوئی مضمون ایسا نہین ہے کہ اوس سے بعد کا مضمون اوس کی تفریع ہو سکے - مگر آپ نے کچہ پس و پیش کا خیال نہ کیا اور بے موقع پس بولدیا پس آپ کی تحریر غلط ہے اور یہ قول آپ کا کہ دیڑھ سو فرقۂ اسلامیہ مذکورہ - اس تحریر مین دو غلطیان ہین ایک تو بجاے جمع کے لفظ فرقہ کو واحد لانا دوسری بغیر ذکر کئے فرقون کے مذکورہ کا لفظ تحریر کرنا اگر ان فرقون کا وجود آپ کے خیال مین ہے تو اس کے لئے تحریر مین مذکورہ کہنا کسی ذی علم کا کام نہین اور لفظ مذکور آپ اس عبارت مین دو جگہ لائے ہین لہذا ان کو دو غلطیان سمجہنا چاہئے علاوہ اس کے دوسری جگہ لفظ مذکور بصیغہ مذکر لائے ہین حالانکہ مونث کے صیغہ سے لانا چاہئے تہا غرضکہ اس طرحکی غلطیان انشا پردازی کی آپ کی تحریر مین بہت ہین سب کو لکہنا تضیع اوقات ہے جس طرح آپ کی نظم بے تکی ہے اسی طرح نثر بہی بے سر و پیر ہے مین کہان تک لکہون حسب حال کسی شاعر نے سچ

کیا پوچہتے ہو ہمدم اس جسم ناتوان کی
رگ رگ مین نیش غم ہے کہئے کہان کہانکی

خیر ماسٹر صاحب معاف کیجئے مین کہان الفاظ کی غلطیان بیان کرنے لگا جو کو تو مضامین سے مطلب ہے یہ تو فرمائیے کہ دیڑھ سو فرقون کے نام آپنے کہان سے سنے ہین شاید رسالہ آئینہ اسلام مولفہ پادری نولس صاحب مین دیکہا ہوگا مگر اتنا یاد رہے کہ آپ کو یہ دعوی ثابت کرنا ہوگا - ایسا نہ ہو کہ پادری نولس صاحب کے بہروسہ پر پشیمانی اٹہانا پڑے خوب یاد رکہئے کہ نولس صاحب کی یہ محض غلطی ہے ہرگز ہرگز اتنے فرقے اسلامیہ نہین ہین اور مین یہان یہ بہی آپ سے کہا چاہتا ہون کہ جتنے فرقے اسلامیہ ہین وہ اصول دین مین سب متفق ہین صرف جزئیات مین اختلاف ہے بخلاف عیسائی فرقون کے کہ وہ اصول دین مین مختلف ہین جب آپ بموجب اپنے دعوے کے دیڑھ سو فرق اسلامیہ بیان کرین گے تو ہم بہی اپنے دعوے کو ثابت کر دکہائین گے اور کچہ بیان تو رسالہ انعام عام جواب آئینہ اسلام اور رسالہ مراۃ الیقین مین مندرج ہے ملاحظہ کر لیجئے اور جو آپ میرا طریق پوچہتے ہین تو جناب مین فرقہ اہل سنت و جماعت سے ہون - اسکے بعد کی عبارت سے اپکا مطلب صاف نہین معلوم ہوتا - دو مطلبون کا احتمال ہے اسلئے مین دونون کا جواب دیتا ہون - توریت و انجیل وغیرہا کو

وہین تک مانتا ہون جہان تک آخر کتاب آسمانی
اور کلام یزدانی یعنے قرآن مجید سے مطابق ہے
اور حضرت مسیح علیہ السلام سے صفات کو بھی وہین
تک مانتا ہون جہان تک اس کتاب مقدس
مین مذکور ہین اس سے بعد آپ نے جو قول لا
تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ اور لولاک لما خلقت
الافلاک کو آیت قرار دیا ہے اس سے آپکی مذہبی
معلومات کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے ذرا آپ
آپہی غور کرین کہ آپ ایک غیر معلوم شخص سے
مقولہ کو آیت قرار دیتے ہین اس سے بڑھکر کیا
لاعلمی ہوگی۔ جب آپ ہمارے مذہب سے اسقدر
ناواقف ہین تو پھر آپ کیونکر بحث کر سکتے ہین
اور باوجود اس بے خبری کے آپ سے شبہات
اہل دانش کے نزدیک کیا وقعت رکھہ سکتے
ہین آپ یہ جو دریافت کرتے ہین کہ امور نیک و
بد بہ نسبت خدا کے کیسا سمجھتے ہو تو جناب ہم
ایسا ہی سمجھتے ہین جیسا حضرت موسیٰ حضرت یشعیاہ
حضرت میکاہ حضرت عیسےٰ اور اخیر مین پولوس مقدس
سمجھتے تھے دیکھو خروج سے ۱۰ باب کی آیت ۲۰ و ۲۷
کتاب یشعیاہ سے ۵۴ باب کی آیت ۶ و ۷ کتاب
اول سلاطین سے ۲۲ باب کی ۱۹ آیت سے ۲۳
تک انجیل یوحنا سے ۱۲ باب کی ۴۰ آیت پھر نامہ
تسلنیکیون سے دوسرے باب کی ۱۱ و ۱۲ آیت وغیرہ
مقامات افسوس ہے کہ آپ بحث کا شوق رکھتے
ہین اور مجھ مباحث مدت سے طے ہو چکے اور ہمارے
علمانے کتابین لکھکر مشتہر کرادین ہین ان کو آپ
نہین دیکھتے اور ہم سے پوچھتے ہین اور وہ جواب
کتابیتاً نسخ کا طعن کرتے ہین۔ جناب آپ خوب یاد
رکھئے کہ ہمارے یہان ایسے مضامین مین نسخ نہین
ہوتا یہ آپ ہی کی کتاب کا خاصہ ہے چنانچہ یہوییقیم
سے یہ کہا گیا کہ تیری نسل سے کوئی داؤد کے تخت
پر نہ بیٹھیگا اور پھر حضرت مسیح کے لئے یہ خبر منسوخ
کر دی گئی اور حضرت مسیح باوجود نسل یہوییقیم
ہونے کے داؤد کے تخت پر بٹھائے گئے اس سے
بعد آپ حقیقی رسالت اور حقیقی جنت کی جو ہر دن
کی تعریف پوچھتے ہین جناب مین اس کے جواب
دینے کو حاضر ہون مگر پہلے آپ اپنے سوال کا مطلب
صاف بیان کر دیجئے۔ آپ کی عنایت بیان مطلب
سے قاصر ہے آپ لکھتے ہین کہ حقیقی مذہب یعنے حقیقی
راہ نجات اور حقیقی رسالت یعنے نبوت وغیرہ
اس عبارت مین جو آپنے حقیقی مذہب کی تفسیر
راہ نجات اور حقیقی رسالت کی تفسیر نبوت
وغیرہ سے کی ہے یہ فقط آپ کی ایجاد ہے یا کہین
آپ نے دیکھا بھی ہے یہ تفسیر آپ کی نہ باعتبار
لغت کے صحیح ہے اور نہ باعتبار عرف کے صحیح
ہے پھر ہم کہہ نہین سکتے کہ اس غلط تفسیر سے آپکا
کیا مدعا ہے اس مدعا کی تفسیر مین آپ کو حقیقی
اور مجازی کے لغوی اور اصطلاحی معنے بھی
بیان کرنے ہونگے اور آپ جو حقیقی جنت کی جو ہر دن
کی تعریف پوچھتے ہین تو اس سے معلوم ہوتا ہے

کہ آپ مطلق جوہر کی تعریف جانتے ہون گے مگر مجھ کو
شک ہے اس لئے آپ پہلے مطلق جوہر کی تعریف
بیان کر دین اوس وقت مین جنت سے جوہر دن
کی تعریف بیان کر دون گا۔ کیونکہ اگر آپ مطلق
جوہر سے نہ جانتے ہون گے تو خاص جوہر سے
بھی نہین سمجھ سکتے خاص سے علم سے لئے عام
کا علم ضرور ہے جیسا کہ اہل علم پر پوشیدہ نہین
ہے اس سے بعد آپ حضرت آدم و حوا کے گناہ
سے خدا تعالیٰ کی قدرت پر اعتراض کرتے ہین
اور تحریر فرماتے ہین کہ کیا خدائے پاک کو اتنی
قدرت نہ تہی کہ ان کو گناہ سے محفوظ رکھے اور
اور اگر تہی تو کیا وجہ کہ نہ رکھا۔ اس اعتراض
سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو دین مسیحی مین تزلزل
ہے اور بائبل پر آپ کو یقین کامل نہین ہے
اگر آپ کو بائبل پر یقین کامل ہوتا تو ایسا اعتراض
نہ کرتے کیونکہ یہ مضمون بائبل مین موجود ہے
پھر اسپر اعتراض کرنے کی کیا وجہ۔ البتہ ایسا کوئی
اعتراض کیجئے کہ وہ صرف ہم پر وارد ہوتا ہو
اور آپ پر نہ ہوتا ہو۔ آپ تو اپنے پیر پر آپ
کو لہاڑی مارتے ہین پھر آپ صفات ذات
خدائے جلیل دریافت کرتے ہین تو جناب وہ
ذات پاک یکتا ہے قادر مطلق ہے غیور ہے
غالب ہے رحیم ہے کریم ہے دانا ہے عادل ہے
قدوس ہے وغیرہ وغیرہ کسی مخلوق کی طاقت نہین
کہ اوس کو رنج و تکلیف دیسکے اور اسکی غیوری
ہرگز اسکی مقتضی نہین کہ کوئی اوسکا سہیم و شریک
ہو نعوذ باللہ وہ اپنے مخلوق سے ناتہ سے ذلیل و
خوار رہو استغفر اللہ استغفر اللہ تعالیٰ شانہ علوا
کبیرا۔ تفصیل اسکی بہت طول و طویل ہے آپ ہماری
کتابون مین ملاحظہ کیجئے اب مین اس تحریر کو دو
باتون پر ختم کرتا ہون اول تو یہ آپ پہلے میری
اعتراض کا جواب منگوا دیجئے اور اسیکی ہمراہ
اس تحریر کا بھی جواب عنایت فرمائیے دوسری
یہ کہ جو تحریر آپ کیجئے وہ کسی ذی علم پادری
کے مشورہ سے کیجئے تاکہ ایسے فاحش غلطیان نہ
ہون کہ ان سے بیان کرنے مین میری تضیع اوقات
ہو مناسب یہ ہے کہ آپ ہمارے یہان کی اور
کتابون کو ملاحظہ کرین جو عیسائیون کے مقابلہ
مین تحریر کی گئی ہین مثل ازالۃ الاوہام۔
استفسار۔ تصدیق المسیح۔ صیانۃ الانسان
ابحاث ضروری۔ تشخیص المقال۔ نوید جاوید
ترانہ حجازی۔ تکمیل الادیان وغیرہ پھر
اوسپر جو کچھ آپ کو شبہ ہو اوسے پیش کیجئے
ہم نہایت خوشی سے اسکا جواب دین گے
اور آپ بغیر دیکھے ابتدای گفتگو چھیڑتے ہین
تو ہم ایسے تحریر کو تضیع اوقات سمجھتے ہین کیونکہ
جو باتین پہلے مفصل مذکور ہو چکی ہین ان کو
پھر از سر نو دریافت کرنا محض فضول ہے۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

راقم بندہ شیخ مولا بخش مقام کانپور رسیدہ بازار

دمن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ
من الخاسرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بڑے افسوس اور تعجب کی بات ہے کہ بعض متعصب عیسائیون کے دلون مین جن کو صرف دوسرے مذہب والون کے تحقیر اور ابطال کے واسطے بڑے بڑے تنخواہین دیتے ہین شیطان نے کیا تعصب وبت دھرمی بھر رکھا ہے جن کو نہ کچھ مادہ صداقت وحق جوئی ونہ مایۂ شرم ولحاظ ہے بلکہ خواہ مخواہ غریب مسلمانون چھیڑ چھیڑ کر کے واہی اعتراضون سے رنجش پہونچاتے ہین حالانکہ کتنے کتابین اہل اسلام کے لاجواب پڑے ہین اور کتنے مضامین وسوالات جواب طلب روز شائع ہوتے ہین مگر کوئی پادری صاحب ان کے جواب مین قلم نہین اٹھاتا ہے بلکہ کتنے فراتب اکثر علماء اہل اسلام نے درخواست کیا کہ اگر کسی پادری صاحب کو تحقیق حق منظور ہو تو مجمع عام کے جلسے مین آکے ہر اک بات پر الگ الگ بحث کئی جائے تاکہ یکدم فیصلہ ہوجاوے اسپر بھی کسی پادری صاحب نے جرات نہ کئے بلکہ گھر مین بیٹھکے اسلام پر اعتراض کرکے کاغذ کو سیاہ کرتے ہین۔ سبب اوسکا یہ ہے کہ ان لوگون کو تحقیق حق مباحثہ مین منظور نہین محض اونہون نے مجادلہ ومکابرہ ووسیلہ نوکری مدنظر رکھا ہوا ہے اس لئے بار بار وہی چند اعتراض پیش کرتے جن کے ایسے جواب دندان شکن علماء اسلام اپنے اپنے تصنیفات مین دے چکے ہین کہ ان معترضون کے دانت ٹوٹ گئے ب یہ اخلاف اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چل کے پھر وہی بات پیش کرتے ہین تو یہ داب مناظرہ نہین بلکہ یہ سراسر ضد وعناد وحق سے چشم پوشی ہی چنانچہ اندنون مین پرچہ نور افشان مطبوعہ ۲۵ ستمبر مین کسی منصور صاحب نے ایک مضمون شایع کیا ہے جسکا عنوان (نبوت محمدی کی تحقیق) لکھا ہے اس مین چند وہی وسادس آنحضرت کے نبوت پر پیش کئے گئے ہین۔ جن کا جواب مفصلا دیا گیا ہے چونکہ یہ کچھ نئے سوالات نہین تھے اس لئے مجھ کو اس کی تردید کرنے کا ارادہ نہین تھا لیکن بہ سبب ترغیب بعض احباب کے اس مضمون کی تردید کرکے ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہون تاکہ مسٹر منصور یہ خیال نہ کرے کہ میرے مضمون کا کوئی جواب نہین دیسکتا ہے اور کشمیر مشن کے بعض کرسچن اس مضمون کا جواب علماء اسلام سے مانگتے ہین لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اس مضمون کا جواب کافی تحریر کرکے ان کے خدمت مین بھیجا جائیگا اگرچہ یہ نیازمند درگاہ الٰہی عدیم الفرصت ہے مگر بہ سبب اینکہ یہ کرسچن فخر سے اکثر عوام مسلمانون کو بھی یہ مضمون بار بار سناتے ہین اور ان کو تکلیف جواب دہی دیتے ہین یہ بات واجب ہوی کہ پہلے ان کی شیخی وتکبر کا حال بتلا دین گے کہ سب نقش بر آب تھا۔ وباللہ التوفیق۔

اب مسٹر منصور کے مضمون کی قلعی کھولی جاویگی قولہ سارے چیزون کو آزماؤ بہتر کو اختیار کرو

اقول آزمانے والے کو چاہیے کہ پہلے ہر ایک چیز سے آزمانے سے واسطے لیاقت اور حوصلہ وسمجھ پیدا کرے اور تعصب طرفداری کا پردہ اپنے آنکھون سے اٹھا دیوے تو پھر اسکام مین شروع کرے نہ اینکہ جسطرح مسیحی لوگ آزما کے وحدانیت کے گلشن سے نکلکے تثلیث کے خارستان مین آن پڑے ایسا آزمانا تم لوگون کو مبارک ہو۔

قولہ خداوند مسیح جسکی دنیا مین آنے کی صرف یہی غرض اور مراد تھی کہ انسان جو برگشتہ ہوکر گناہ اور مصیبت کے حالت مین گرفتار ہوگیا ہے رہائی پاکر ابدی زندگی مین داخل ہووے۔

اقول یہ گمان محض غلط فہمی ہے کیونکہ جس طرح باری تعالی ہر ایک زمانہ مین لوگون کے ہدایت و رعایت ونظم ونسق کے واسطے نبیون کو مبعوث کیا کرتا تھا اوسی قانون قدرت کے مطابق حضرت موسی کے بعد حضرت عیسی کو دنیا مین بھیجدیا تاکہ وہ خرابیان اور غلطیان جو لوگون نے حضرت موسی کے شریعت مین پیدا کئے تھین ان کو دور کرے اور سب لوگون کو غلطی کے گرداب سے نکال کے ساحل اصلاح پر لاوے کیونکہ قانون قدرت اسطرح جاری رہا کہ جب لوگون نے اپنے دین و آئین اور احکام شریعت مین مغالطہ کیا اور امورات بدعت سرزد ہوے تو خدا نے اپنے صفت رحمانیت سے اون کے طرف اپنا نبی بھیجدیا تاکہ لوگون کو غلطی اور بدعات سے مطلع ومتنبہ کرے سو یہ بات ہمیشہ چلی آتی تھی اس مین کچھ حضرت عیسی مین نہین پایا جاتا ہے کیونکہ ہر ایک نبی نے دنیا مین آکے لوگون کو نجات کا راستہ بتلایا بہرحال مسیح بھی انہین نبیون مین سے ایک تھا وہ خدا کے حکم سے دنیا مین آکے لوگون کو خدا کی شریعت سناتے تھے ماسوا اسکے انجیل سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح صرف بنی اسرائیل کے کھوئے ہوے بھیڑون کے واسطے آئے تھے پس اگر کوئی کہے کہ وہ سارے دنیا کے لئے نبی تھے یہ کون قبول کریگا۔

قولہ اس لئے کہ جو کام اہم اور دشوار تھا انسانی اوس کے پورا کرنے سے عاجز اور مجبور تھی خود تکمیل کو پہونچاے اور ہمارے بوجھ کو ہلکا کرکے اپنی محبت دکھاے۔

اقول اگر ان کامون سے مراد احکام شریعت ہین تو یہ احکام جو خدا نے بندون کے لئے مقرر کئے تھین کچھ مالایطاق نہین تھے کیونکہ ذات باری تعالی نے اپنے رحمت وکرم سے اپنے شریعت کے امورانون مین ایسا کوئی بوجھ نہین رکھا جس کے اٹھانے سے ذات انسانی عاجز ومجبور رہے یہ محض تم سست اور کاہل لوگون کا غلط خیال ہے چنانچہ قرآن مجید مین آیا ہے لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ اس لئے اگر حضرت مسیح نے احکام شریعت بجا لاے تو وہ صرف اپنی عبودیت کے فرایض ادا کرنے کے واسطے

ورنہ یہ نہین کہا کہ تم احکام شریعت بجا مت لاؤ کیونکہ مین تمہارے عوض پورا کیا یا اگر ان کا مون سے مراد کفارہ ہے تو یہ بات آجتک کوئی عیسائی ثابت نہین کر سکا۔

قولہ اور صرف یہ ایک کام کہ مجھپر ایمان لاؤ مین تم گنہگارون کا منجی ہون بمکو عطا فرمایا۔

اقول اسی وہمی بات پر عیسائیون نے بہروسہ رکھکر احکام شریعت مردود و منسوخ ٹہرایا صرف مسیح پر ایمان لاکے ہر طرح سے مزے اڑانے لگے خدا ایسے ایمان سے نجات دیوے علاوہ بران اسمین کچھ حضرت مسیح کی فضیلت اور نبیون پر نہین ہے کیونکہ ہر ایک پیغمبر اپنے اپنے امت کا بشر ملیکہ دے اپنے بنے کی تابعداری کرنے منجی ہے دوسرا اناجیل مروجہ سے یہ دعوے ثابت نہین ہوتا ہے۔

قولہ اور یہ دعوی کہ مین نجات دہندہ ہون صرف اوسی نے نہین بلکہ اوس کے اس مرتبہ کے انبیاء ماسبق اور فرشتے شاہد ہین۔

اقول یہ بہی محض دروغ بے فروغ ہے نہ کسی نبی نے اگلے صحایف مین لکہا ہے کہ مسیح سارے دنیا کا منجی ہے تو نہ کسی فرشتے نے کبہی آجتلک عالم بالا سے ایسی کچھ آواز دی کہ ہان شفیع امت ہونے مین کچھ بحث نہین اگر شفیع جہان ہونے مین کوئی دلیل ہے تو پیش کرو۔

قولہ پس جو جو باتین کہ ہمارے واسطے نزدیک اوس مناسب معلوم ہوئین ان سے خود خداوند مسیح نے اطلاع بخشی اور جن باتون کے لایق اور قابل اوس وقت نہ دیکہا ان کو روح القدس کے وسیلہ حاصل ہونے کا وعدہ فرمایا۔

اقول یہ بہی غلط اور قابل سماعت نہین کیونکہ وہ انجیل ہی صفحہ دنیا سے ناپدید ہے جو حضرت عیسے پر نازل ہوی تہی اور جسمین کما ینبغی سب باتین مسیحی مذہب کے متعلق مندرج تہین ان چار اناجیل مروجہ مین جو جو باتین درج ہین یہ مسیح کا کلام ہرگز نہین اور نہ کوئی عیسائے ثابت کر سکتا ہے کہ جو کچھ ان اناجیل اربعہ مین لکہا گیا ہے وہ من اوکہ الی آخرہ صحیح و درست ہے رہی دوسری بات کہ مسیح نے روح القدس کے آنے کا وعدہ کیا ہے سو تم لوگ اس روح القدس پر ایمان ہی نہین لاتے ہو جسکی خبر حضرت مسیح نے دیے تہے اور جس کو فارقلیط کہا گیا ہے بلکہ تم لوگ اس آگ کو روح القدس بولتے ہو جو حواریین پر نازل ہونے کا دعوی کرتے ہو لیکن یہ آگ اترنے سراسر وہم اور خواب ہے جیساکہ یوحنا کو آسمان پر ایک عورت حاملہ دار اژدہا مانند سگ پستم نگارشفات مین دکہائی دیتا ہے یہ سب ان کے خیالی اور خواب کے باتین ہین جنکا کچھ ٹہکانا نہین بہلا تم بتلاؤ کہ اس آگ نے تم کو کیا کیا سکہایا

اور کیا جلال مسیح کا ظاہر کیا بلکہ اس فارقلیط سے مراد ذات بابرکات آنحضرت ہے جیسا کہ علمائے اہل اسلام نے بدلایل روشن ثابت کیا ہے۔

قولہ چونکہ یہ بات بھی ضروری تھی کہ ہم کو اگلے نبیون کی بابت کچھ خبر دیجاوے کیونکہ پہلے نبیون کا یہی قاعدہ تھا کہ آنے والے نبی کی بابت ضرور خبر دیتے تھے خداوند مسیح کو بھی باعتبار درجہ نبوت ضرور تھا کہ اگر کوئی نبی آنے والا ہو تو اوسکی خبر دیوے لیکن اس نے کسی نبی کی آنے کی خبر نہین دی۔

اقول کسی نبی کو آنے والے نبی کی بابت خبر دینی کچھ ضروری بات نہین ہے اگر ضروری ہو تو کوئی عیسائی دکھلا دے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسی کی خبر کسی نے دی ہے۔ جب ثابت ہوا کہ خبر دینی کچھ ضروری ولابدی بات نہین ہے مگر بعض انبیا کی خبر واسطے ظاہر کرنے شان کے کتب سابقہ مین دی گئی ہے اور پھر اوسمین یہ ضرور بھی نہین کہ وہ خبر ایسی ہو کہ ہر ذکی وغبی سمجھے بلکہ قراین وعلامات سے سمجھی جاتی ہے قول انکا کہ مسیح نے کسی نبی کی خبر نہین دی الخ ابھی آپ نے اوپر لکھا کہ حضرت مسیح نے روح القدس کا وعدہ کیا ہم پوچھتے ہین کہ وہ روح القدس کب آیا اور کون ہے اگر وہی خیالی آگ مراد ہے تو جب کہ ثابت کردگے جواب سنوگے ہم

کہتے ہین کہ یہ فارقلیط وہی ہے جس کے حق مین قرآن مجید مین خداوند تعالی فرماتا ہے

اذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورات ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (انجیل یوحنا باب ۱۴ - ۱۶ مین جو حضرت مسیح فرماتے ہین کہ اس دنیا کا سردار آتا ہے اس جگہ کون سردار سے مراد ہے اگر یہان بھی عیسائیون کے سردار سے مراد شیطان ہے یہ تو کمال کج فہمی یا تعصب ہے ورنہ بداہتاً معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ سردار کا مطلب شیطان نہین ربط عبارت کے طرف اگر غور کروگے تو صاف واضح ہوجاویگا کہ اس لفظ سے شیطان سمجھنا نہایت نافہمی ہے کیونکہ اس کے اگلے آیات مین حضرت مسیح حواریون کو فارقلیط کے آنے کی خبر دے کے معاً یہ بھی فرماتے ہین کہ بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نہ کرون گا (یعنے وہ احکامات اور بیانات جن کے تم بالفعل متحمل نہین ہوسکتے ہو مین تم کو نہین کہونگا) اسلئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے۔ (یعنے وہ مجھ پر زبردست ہے آکے تم کو ہر ایک چیز کے بابت مطلع کریگا۔) مجھ مین اسکی کوئی چیز نہین (یعنے وہ مجھسے اعلی درجہ کا ہے جو علم وحکمت وفضیلت اور قدر ومنزلت اسمین ہے اس سے مجھ مین کچھ نہین اب اپکا کہنا کہ مسیح نے کسی نبی کی خبر نہین دی

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چھپا۔